سید قاسم نوری

نہ کرسکے گی کبھی موت پائمال اُسے

بساطِ وقت سے افسوس اٹھ گیا وہ خطیب
مزاجِ عصر کا جو عمر بھر طبیب رہا
وہ جس کے فکر و عمل میں فرشتگی تھی اسیر
تمام عمر جو اخلاص کا نقیب رہا!
ہیولا بن کے جھپٹتا رہا جو باطل پر
مخالفت کے ہر ایک جبر کا رقیب رہا
یہ واقعہ ہے کہ جس نے سنا نہ اسکا سخن
حصولِ علمِ بصیرت میں کم نصیب رہا
تھا اسکا قلب حریم صفات کا محرم
خلوصِ عشقِ محمد کی سلسبیل لئے
وہ اک شعورِ مجسم تھا عظمت دیں کا
حق آگہی کی شکیبائی تجمیل لئے
شکوہ و عظمتِ ملت کا پاسدار رہا
سخن تھا اس کا تب و تابشِ جلیل لئے
وہ اس کی صدق بیانی وہ اس کا صدق و خلوص
تلاش کرتا تھا خود شاہدِ مثال اسے

گزر گیا جو ہر اک موڑ کاٹ کر غم کا
ڈرا سکا نہ کبھی موت کا جلال اسے
نگل سکی نہ جسے صَر صَر حوادث بھی
خدا نے بخشا تھا وہ دردِ لازوال اُسے
ستیزہ کار رہا شاطر فرنگی سے
تمام عمر رہا قوم کا خیال اُسے
اُتر گیا جو دلِ قوم میں لہو بن کر
نہ کر سکے گی کبھی موت پائمال اُسے